خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 15۔ دسمبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 286 | اتوار 3 شعبان۔ 1417ھ 15 فتح 1375ھش 15 دسمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے بارے میں خصوصی تحریک دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب چند روز سے بہت بیمار ہیں ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق عمومی کمزوری میں اضافہ ہو رہا ہے دوران سر کی تکلیف کی وجہ سے بعض اوقات نقاہت شدید صورت اختیار کرلیتی ہے۔ جو پریشانی کا باعث ہے۔

احباب کرام سے محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ اور طویل صحت مند زندگی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ انسان ذو اختیار بنایا گیا ہے۔ انسان کو اختیار ہے کہ نیکی کرے یا بدی' احسان کرے یا ظلم' مروت کرے یا بخل' ہمیشہ دونوں پہلوؤں پر لحاظ رکھ کر ہی کسی خاص انسان کے متعلق رائے زنی ہو سکتی ہے کہ نیک ہے یا بد۔ اعمال کا مفہوم ہی یہی ہے کہ دوسری طرف بھی قدرت رکھتا ہو جو انتقام لینے کی طاقت رکھتے ہوئے انتقام نہیں لیتا وہ نیکی کرتا ہے۔ مگر جس کو انتقام کے واسطے مکہ مارنے کا ہاتھ ہی نہیں دیا گیا وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں نے نیکی کی اور احسان کیا کہ مکہ نہیں مارا۔ (-) نیکی اور خوبی کا مدار ہی دونو پہلوؤں پر ہے۔ جس کو ایک ہی قوت دی گئی ہے اور دوسری قوت اس کو عطا نہیں ہوئی وہ تو ایک نقش ہے جو مٹ نہیں سکتا۔ جو شخص ملک اور شیطان کا انکار کرتا ہے وہ گویا بدیہیات اور امور محسوسہ مشہودہ کا انکاری ہے۔ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ لوگ نیکی بھی کرتے ہیں اور ارتکاب جرائم بھی دنیا میں ہوتا ہے اور دونو قوتیں دنیا میں برابر اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور ان کا تو کوئی فرد بشر بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کون ہے جو ان دونوں کا احساس اور اثر اپنے اندر نہیں پاتا؟ یہاں کوئی فلسفہ اور منطق پیش نہیں جاتی۔ جبکہ دونو قوتیں موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 624)

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کے دور کی پہلی مالی تحریک

ہمارے پیارے امام نے 1982ء میں اپنے دور امامت کے پہلے سال ہی ایک بابرکت مالی تحریک کا اجراء فرمایا جو "بیوت الحمد منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک یا تبریک کا مقصد غرباء و مساکین و بیوگان اور دیگر مستحقین کو رہائشی سہولت مہیا کرنا ہے۔ احباب کرام نے اس مالی قربانی میں پورے جذبہ اور اخلاص سے شمولیت کی اور گرانقدر رقوم خدمت خلق کے اس عظیم پروگرام میں پیش کیں اور بعض دوست اب تک باقاعدگی سے حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم سے سینکڑوں مستحقین جزوی یا کلی طور پر رہائش کی سہولت پا کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب کا یہ جاری کردہ منصوبہ غرباء کے لئے رحمت [illegible] لایا اور بہت سے خاندان اس سکیم کے تحت اپنے گھر اور اپنی چھت کی پناہ میں آکر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی محروم اور بے بس مخلوق پر شفقت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں اور پورے مکان کے اخراجات برداشت کرنے سے لے کر حسب استطاعت اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور ذی ثروت اور مخیر حضرات سے خود بھی رابطہ فرمائیں اور مرکز کو بھی ان کے پتہ جات ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سعی مشکور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری بیوت الحمد)

درخواست دعا

○ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ حال اوسلو ناروے عرصہ تین سال سے بعارضہ دل بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفائے کامل وعاجل عطا کرے۔

○ مکرم میاں سید مبارک احمد صاحب ولد سید احمد علی صاحب نیشنل ناظم انصار اوسلو ناروے ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اپنے اخلاق میں رحم اور عفو کا مادہ پیدا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اصل حکم (احکام دینیہ) میں عفو کا ہے لیکن مناسب موقع پر۔ یہ نہیں کہ ہر جگہ عفو ہی کیا جائے۔ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہاں عفو کیا جائے تو اور بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے یہ حکم ہے عفو کرو تو سہی لیکن اس کا موقع اور محل دیکھ لو۔ یہ نہ کرو کہ بے موقع اور بے محل کرو کہ بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہو اور وہ اصلاح جو مقصود ہے۔ اس کے بے محل استعمال سے نہ ہو۔

دراصل بعض سزاؤں میں بھی عفو ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کسی کے قصور پر سرزنش کی جاتی ہے یا سزا دی جاتی ہے تو یہ بھی عفو ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس کی بھلائی مقصود ہوتی ہے اور اسے آئندہ کے لئے اس غلطی سے بچانا مدنظر ہوتا ہے۔ گو بظاہر یہ عفو نظر نہیں آتا۔ مگر حقیقت میں یہ عفو ہی ہے۔ کیونکہ عفو کا حکم بھی تو اسی لئے ہے کہ دوسرے کے ساتھ بھلائی کی جائے اور جب بھلائی گوشمالی سے ہو۔ تو پھر یہ گوشمالی ہی عفو ہوتی ہے۔ جیسے بعض دفعہ بیمار کو کڑوی دوائی دینا اس پر رحم کرنا ہوتا ہے۔ بیمار ہرگز نہیں چاہتا کہ کڑوی کسیلی دوائیں کھائے لیکن تیماردار اسے ایسی دوائیں کھلاتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اس کی بھلائی دیکھتے ہیں۔ ایسے موقع پر یہی رحم ہے خواہ بظاہر مریض کے لئے دوائی کھانا تکلیف کا باعث ہو۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ ایسا کرنا مریض پر رحم کرنا ہوتا ہے۔ ایسا ہی بعض دفعہ تھپڑ مارنا جائز ہوتا ہے لیکن اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اصلاح کی غرض سے ہو اور رحم کے جذبات کے ماتحت ہو۔ اگر یہ رحم کے جذبات کے ماتحت ہے تو درست ہے ورنہ نہیں۔ ایسا ہی دوسری سزاؤں کے متعلق ہے۔ اگر وہ اصلاح کی غرض سے ہیں اور رحم کے جذبات کے ماتحت ہیں تو جائز ہیں لیکن اگر ایسا نہیں تو پھر ہرگز جائز نہیں اور اگر کوئی شخص غضبیہ جذبات کے ماتحت یا انتقام کی خاطر یا کسی اور وجہ سے کہ جو نہ اصلاح پر دلالت کرتی ہے اور نہ ہی رحم کے ماتحت ہے ایسا کرتا ہے تو

باقی صفحہ 7 پر

جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

15- فتح 1375 ہش   15 - دسمبر 1996ء

محبت سے برائی دور کرنے کی کوشش کریں

جہاں روشنی ہے وہاں اندھیرا نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں اندھیرا ہے وہاں روشنی نہیں ہو سکتی۔ دونوں ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ روشنی ہے تو اندھیرا نہیں ہے اور اندھیرا ہے تو روشنی نہیں ہے۔ جہاں روشنی ہے وہاں ہم سب کچھ دیکھ سکتے ہیں۔ پہچان سکتے ہیں۔ اپنے راستے متعین کرسکتے ہیں اور ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھ سکتے ہیں۔ روشنی کا یہ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ اندھیرے میں ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن اندھیرے کو ہم برا نہیں کہتے۔ اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن اندھیرا ایک ایسی فطرتی چیز ہے کہ ہم اسے برا بھلا کہنا شروع نہیں کر دیتے۔ یہ نہیں کہ روشنی کی تعریف کرتے ہیں اور اندھیرے کو برا کہتے ہیں۔ روشنی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انسانی اخلاق کا بھی یہی حال ہے۔ کچھ اخلاق فاضلہ ہیں اور کچھ اخلاق رذیلہ۔ اخلاق رذیلہ سے نفرت کی بجائے انہیں دور کر کے اخلاق فاضلہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اخلاق فاضلہ تو اچھے ہیں ہی۔ اخلاق رذیلہ کو اگر دور کر دیا جائے تو وہ اخلاق بھی اخلاق فاضلہ بن سکتے ہیں۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ جس شخص سے اخلاق رذیلہ کا مظاہرہ ہو اس سے ہم نفرت کرنے لگتے ہیں حالانکہ یہ نفرت غیر فطری ہے۔ اس شخص میں جس میں اخلاق رذیلہ ہیں اخلاق فاضلہ بھی ہو سکتے تھے۔ گویا کہ انسان تو وہی ہے۔ اگر اس میں اخلاق فاضلہ ہیں تو اس کی تعریف کی جائے۔ اخلاق رذیلہ ہیں تو بجائے انسان کو برا بھلا کہنے کے اخلاق رذیلہ کو زائل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اگر ہم ایسا کریں تو ہم دیکھیں گے کہ اس انسان کے ساتھ ہمارے تعلقات پہلے سے زیادہ بہتر ہو جائیں گے جس کے اخلاق رذیلہ کو بدل کر ہم نے اخلاق فاضلہ کر دیا ہے۔ وہ ہمارا ممنون ہو گا۔ اور معاشرے کے لئے ایک بہتر فرد بن جائے گا۔ دراصل تضادات ایسی چیز ہیں کہ بعض اوقات ان کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے کسی ایک حصے کے ساتھ برا سلوک ہونے لگتا ہے۔ حالانکہ برا سلوک ہونے کی بجائے اسے بہتر بنانے کی کوشش کی جائے تو نیکی پھیلے گی۔ اخلاق فاضلہ بڑھیں گے۔ جن لوگوں کے اخلاق رذیلہ سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے وہ لوگوں کو نقصان پہنچانے کی بجائے اخلاق فاضلہ حاصل کر کے ان کے لئے مفید ثابت ہونے لگیں گے۔

پس یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ برے آدمی سے نہیں برائی سے نفرت ہونی چاہئے اور نفرت کا بھی یہ مطلب ہونا چاہئے کہ ہم نے اس برائی کو دور کرنا ہے۔ نفرت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ جھگڑا فساد پیدا کرنا ہے۔ جھگڑا فساد پیدا کرنے سے کوئی برائی زائل نہیں ہوتی۔ بلکہ تجربہ یہی بتاتا ہے کہ اگر برائی کو جھگڑا فساد کے ساتھ زائل کرنے کی کوشش کی جائے تو برائی بڑھنے لگتی ہے۔ ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جہاں ضد پیدا ہو جائے۔ وہاں تبدیلی ممکن نہیں رہتی۔ پس آدمی سے پیار کیا جائے اور اس کی برائی کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم دیکھیں گے کہ ہمیں تمام انسانوں سے محبت ہونے لگی ہے۔ اچھے لوگوں سے محبت تو ہوتی ہی ہے۔ لیکن جب برے لوگوں کی برائی کو دور کرنے کا خیال ہمارے دل میں آئے گا تو یہ بھی دراصل محبت ہی کا نتیجہ ہو گا۔ ہم ان لوگوں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے اور بہتر بنانے کی کوشش ہماری محبت ہی کا ایک پہلو ہو گا۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ معاشرے کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اخلاق فاضلہ کی تو تعریف کی ہی جائے اخلاق رذیلہ کو بھی زائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ نفرت سے نہیں محبت سے۔ برے آدمی کے ساتھ نفرت کی جائے تو اس کی برائی بڑھتی ہے اور برے آدمی کے ساتھ محبت کی جائے تو بغیر کچھ کہے سنے اس کی برائی ختم ہونے لگتی ہے۔ یہ کتنا اچھا طریق ہے یعنی محبت کے ذریعے اس کی برائی کو دور کیا جائے اس کے اخلاق رذیلہ کو اخلاق فاضلہ میں تبدیل کیا جائے۔ اور یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے کہ اس دنیا میں صرف ایک ہی پہلو نظر نہیں آتا دونوں پہلو موجود ہیں۔ اچھائی بھی ہے اور برائی بھی ہے۔ اچھے لوگ بھی ہیں اور برے لوگ بھی ہیں۔ اگر برائی کو دور نہ بھی کیا جاسکے تو کم از کم یہ بات تو سمجھ لینی چاہئے کہ برائی نہ ہوتی تو اچھائی کو بھی اچھا نہ سمجھا جاتا۔ دونوں کو ممتاز کرنے کا یہی ذریعہ ہے کہ ان دونوں کا تضاد صاف طور پر نظر آئے۔ اس کا ایک اور فائدہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر برائی نہ ہو تو اچھائی کو اچھا کون سمجھے گا۔ اگر دکھ نہ ہو تو سکھ کی کیا قیمت۔ اگر کڑوا نہ ہو تو میٹھے کی طرف کون دوڑے گا۔ اگر زہر نہ ہو تو تریاق کی قدردانی کس طرح کی جائے گی۔ یہ تضادات کئی لحاظ سے مفید ہیں مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ تضادات کو تضادات ہی رکھا جائے۔ کہ ہمارے پاس تریاق ہے تو زہر کو زہر ہی رہنے دیا جائے۔ ہم صرف تریاق اور زہر کا مقابلہ کر کے تریاق کی قدردانی تو کر سکتے ہیں لیکن ہمارا فرض ہے کہ زہر کو بھی تریاق میں بدلیں۔ بد کو نیک میں بدلیں۔ کڑوے کو میٹھے میں بدلیں۔ اندھیرے کو روشنی میں بدلیں۔ دکھ کو سکھ میں بدلیں۔ اور رنج کو راحت میں بدلیں۔ اگر ہم ایسا کریں اور یقیناً ہمیں ایسا کرنا چاہئے تو ہمارا معاشرہ تاریکی سے روشنی میں آجائے گا۔ آپس کے تعلقات کی مٹھاس بڑھے گی۔ افادیت ہر چیز میں نمایاں ہو کر نظر آنے لگے گی۔ اور ایسا کرنے سے چونکہ نیکی بڑھے گی۔ اس لئے انسان خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کے قریب تو وہی ہو سکتا ہے جو نیک ہو اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی خواہش بھی رکھتا ہو۔ کوشش بھی کرتا ہو۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم ان تضادات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ چیزیں تو دونوں موجود ہیں۔ اچھی بھی اور بری بھی۔ اچھی کو اپنایا جائے اور بری کو اس کی برائی سے پاک کر کے اچھائی میں تبدیل کیا جائے۔ اگر ہم میں سے ہر شخص اس سلسلے میں کوشش کرے تو ہم دیکھیں گے کہ نیکیاں کتنی جلد جلد پھیلنے لگتی ہیں۔ اور ان کا سب پر کتنا بہتر اثر ہوتا ہے۔ اور یہ اثر ہمیں یعنی ہم سب کو کتنا خدا کے قریب کر دیتا ہے۔ اگر کوئی انسان برائی کو چھوڑ نہیں سکتا۔ تو کم تو کر سکتا ہے آپ کا نمونہ دیکھ کر، آپ کی باتیں سن کر، برائی کم ہو جائے گی۔ اور جوں جوں برائی کم ہو گی معاشرہ بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ اور اس زندگی کی اصل غرض وغایت یعنی خدا تعالیٰ کا حصول ہم سے قریب سے قریب تر ہونے لگے گا۔

پس خلاصتہ "ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ دنیا میں نیکی بھی موجود ہے اور بدی بھی۔ اخلاق فاضلہ بھی ہیں اور اخلاق رذیلہ بھی۔ اخلاق رذیلہ کو اخلاق فاضلہ میں تبدیل کرنے کے لئے ہمیں محبت سے کام لینا چاہئے۔ پیار سے لوگوں کو سمجھانا چاہئے۔ اور اپنا نمونہ نرمی کے ساتھ دکھانا چاہئے۔ بعض لوگ نیک تو ہوتے ہیں لیکن جن لوگوں میں کوئی برائی دیکھتے ہیں انہیں سختی سے اس برائی کو دور کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور یہ سختی بعض اوقات برائی کو اور گھمبیر کر دیتی ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کی برائی زائل ہو جاتی۔ برائی بڑھنے لگتی ہے۔ تضاد بڑھنے لگتا ہے۔ اور خلیج زیادہ سے زیادہ پھیلتی چلی جاتی ہے۔ پس برائی کو دور کرنے کے لئے محبت کا ہتھیار استعمال کیجئے۔ محبت کا ہتھیار کبھی کند نہیں ہوتا۔ اور کبھی اپنا اچھا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ ہمارے اردگرد جو نیک لوگ ہیں جن کے اخلاق اخلاق فاضلہ ہیں ان کی پذیرائی کیجئے انہیں مزید حوصلہ دلایئے اور جو اچھے اخلاق کے مالک نہیں ہیں۔ محبت کے ساتھ ان کو اچھے اخلاق کی طرف لانے کی کوشش کیجئے یہ بات معاشرے کے لئے بھی مفید ہے اور خدا تعالیٰ کو بھی پسندیدہ ہے۔ اور یہی دو باتیں ہیں جو انسان کی زندگی کی اصل غرض وغایت کو ظاہر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقام اتنا ہے' ہمارا مرتبہ اتنا ہے' ہماری پرانی جماعتی خدمات اتنی ہیں کہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہمارا مردہ تدفین سے روکا جاسکے۔ میری حیثیت ہی کوئی نہیں ہے کہ میں کسی کے مردہ کو دفن ہونے سے روک سکوں اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جماعت میں سے کسی کی بھی یہ حیثیت نہیں کہ وہ کسی کے مردہ کو اپنی مرضی سے دفن ہونے سے روک سکے۔ لیکن یہ معاملہ اس طرح نہیں دیکھا جائے گا۔ بلکہ یوں دیکھا جائے گا کہ میری حیثیت ہی نہیں ہے کہ خدا کہے کہ داخل نہیں کرنا تو میں داخل کر دوں۔ میں اس طرح اس مضمون کو دیکھتا ہوں۔ میں ہوتا کون ہوں کہ میرے علم میں آجائے کہ اللہ نہیں چاہتا کہ یہ مردہ فلاں جگہ دفن ہو اور میں اسے دفن کرنے کی کوشش کروں اس کے دنیاوی رعب سے ڈر جاؤں' اس کے کسی اور مرتبے کے رعب سے ڈر جاؤں۔

پس تقویٰ دونوں جگہ امتحان پیدا کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک جگہ مالی قربانی کرنے والے کا امتحان بنا ہوا تھا دوسری دفعہ ان قربانیوں پر نظر ڈال کر جب بعض انتظامی فیصلے کرنے پڑتے ہیں تو تقویٰ ان فیصلہ کرنے والوں کے لئے امتحان بن جاتا ہے۔ بہرحال بہت ہی تفصیلی مضمون ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے صرف اشارے کر سکتا ہوں۔ لیکن میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ وصیت کا معاملہ ہو یا چندہ عام کا اگر آپ اپنے تقویٰ کے مطابق مجرم ٹھہرتے ہیں تو جماعت کے علم میں وہ بات آئے یا نہ آئے خدا کو کچھ نہیں پہنچتا۔ آپ کی ساری عمر کی قربانیاں بیکار جائیں گی۔ ہو سکتا ہے آپ نے کروڑوں روپیہ دیا ہو لیکن اگر وہ تقویٰ سے عاری ہے تو اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی کھول کے اعلان کر دیا کہ مجھے بدن نہیں پہنچتے مجھے تو تقویٰ پہنچتا ہے' وہ تو تم نے بھیجا نہیں تھا اس لئے یہاں آ کر اپنے کھاتے میں کیا تلاش کر رہے ہو۔ جو چیز گھر سے چلی نہیں وہ وہاں پہنچے گی کیسے؟ اس لئے میں یہ بتا دیتا ہوں کہ اگر انسانی غلطی کی وجہ سے یا انسانی علم کی کوتاہی کی وجہ سے ایسے لوگ دنیا کی نظر میں نہ بھی آئیں تو اللہ کی نظر سے غائب نہیں رہ سکتے اور خدا کا جو اٹل قانون کلام الٰہی میں بیان کردہ ہے کہ یہ چیز مجھے پہنچے گی اور یہ نہیں پہنچے گی وہ قانون لازماً کام کرے گا اور پھر بہت دیر کے بعد آپ کو معلوم ہو گا کہ ہم تو کچھ بھی آگے بھیج کے نہیں آئے۔ اس لئے اتنی نیکی کریں جتنی توفیق ہے اور یہ بھی تقویٰ کا تقاضا ہے کہ اپنی حد سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔ اس سے ڈرو اس کا خوف کرو وہ نیکی بہت اچھی ہے جو اگرچہ تھوڑی ہے مگر اپنی حالت میں درست ہے اور صحت مند ہے۔ اور طاقت سے بڑھ کر جو نیکی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس میں اور بھی بیماریاں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ طاقت سے بڑھ کر نیکی کرنے والے کے اندر بسا اوقات ریاء داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ طاقت سے بڑھ کر نیکی کی کوشش کرنے والے دو قسم کے ہیں یا تو وہ جو اپنے نفس کو نیکی کرنے میں ہلاک کر دیتے ہیں یا وہ جو نیکی کرنے کی کوشش میں دکھائی دیتے ہیں لیکن خفیہ طور پر بچ جاتے ہیں یہ موخر الذکر وہ لوگ ہیں جو لازماً ریاء کر رہے ہیں۔ گو ظاہر یہ کر رہے ہیں کہ ہمیں نیکی کا شوق ہے اور دیکھو ہم اتنی نیکی کی کوشش کرتے ہیں لیکن اندرونی طور پر جہاں جہاں ان کا بس چلتا ہے وہ اپنی اس نیکی کے نتیجہ میں اپنے مفادات کو لاحق ہونے والے خطرات کی پیش بندی بھی کرتے چلے جاتے ہیں' وصیت بھی کر دیتے ہیں' جائیدادیں بھی کما لیتے ہیں انہیں بچوں میں تقسیم بھی کر دیتے ہیں اور خدا کو دینے سے بچ بھی جاتے ہیں۔ میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر بعض لوگوں کے خدا سے ایسے معاملات رہے تو ان کے بندوں سے معاملات کیسے سیدھے ہوں گے۔ قضاء ایسے لوگوں کے آپس کے معاملات کو کیسے درست کرے گی نظارت اصلاح وارشاد کی حیثیت ہی کیا ہے کہ ایسے لوگوں کے آپس کے معاملات درست کر دے جن کے خدا سے بھی معاملات درست نہیں۔ ناظر امور عامہ کون ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائے جن کے مخفی تعلقات خدا سے بگڑے ہوئے ہوں۔

اس لئے جماعت کو چاہئے کہ پہلے خدا کے ساتھ معاملات میں اپنی اصلاح کرے۔ اور یہ ایک لحاظ سے زیادہ آسان ہے۔ خدا کے معاملہ میں انسان اپنے آپ کو بے بس اور بے اختیار پاتا ہے۔ صرف اس کو باشعور ہونا چاہئے اگر وہ باشعور ہو کر خدا سے معاملہ کرے تو اس کا بہت کم امکان ہے کہ خدا پر اتنی دلیری دکھائے کہ دانستہ خدا کے حق مارنے کی کوشش کرے۔ ایسے آدمی خود اپنے دماغ کو ایک غفلت کی نیند میں لے جاتے ہیں آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ جس طرح کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے اسی طرح یہ بعض حقائق سے آنکھیں بند کر کے زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ اس گمان میں ہوتے ہیں کہ کسی کو کچھ پتہ نہیں چلتا جو مرضی آئے کئے جاؤ۔ اسی لئے میں کہتا ہوں خدا کے معاملات میں آنکھیں کھولو۔ جب خدا سے معاملات میں آنکھیں کھولو گے تو تمہارے بندوں کے ساتھ معاملات خود بخود سیدھے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ جس کو خدا سے معاملہ سیدھا کرنے کی عادت پڑے اس کی برکت سے لازماً پھر بندوں کے ساتھ بھی اس کے معاملات پر نیک اثر پڑتا ہے' بندوں کے ساتھ اس کے معاملات بھی ساتھ ساتھ سدھرنے لگتے ہیں۔ اس لئے میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدا کے ساتھ اپنے معاملات کو درست کرو۔

ایسی مثالیں تو بے شمار ہیں جن کو کھول کھول کر پیش کیا جا سکتا تھا لیکن ایک دو نموناً بیان کر دینی کافی ہیں۔ ہر موصی اور غیر موصی کو اپنے معاملات میں صاف اور سیدھا چلنا چاہئے۔ جو بے شرح چندہ عام دیتے ہیں وہ بھی اسی طرح قصور وار ہیں جس طرح صحیح آمد نہ بتانے والے قصور وار ہیں اصل میں ہوتا یہ ہے کہ ان کا نفس وہاں بھی ان کے لئے بعض بہانے رکھ دیتا ہے وہ کہتے ہیں سپین کے خطبے (فرمودہ 10۔ ستمبر 1982ء- ناقل) میں اجازت تو دے دی ہے اور یہ جو شرط ہے کہ ہم لکھ کر اجازت مانگیں یہ تو زائد چیز ہے عملاً تو اجازت مل گئی۔ اس طرح وہ اپنے نفس کو دھوکہ دے کر ایک غلطی کے مرتکب ہونے لگ جاتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے کہ اجازت مانگنا ایک زائد چیز ہے۔ انسانی نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے وہ بات کہی تھی اور انسان کے خدا سے معاملات کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ بات میں نے خطبہ (-) میں بیان کی تھی۔ بات یہ ہے کہ اگر ایک شخص سولہ ہزار روپیہ آمد میں سے ایک ہزار روپیہ چندہ عام دے سکتا تو اگر وہ یہ بات میرے سامنے لائے تو وہ جھجکے گا۔ وہ کوشش کرے گا کہ بجائے اس کے کہ میں اجازت لوں' زور لگا کے دیتا ہی رہوں۔ اس کو کھل کر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھ سے یہ کہنا پڑے گا کہ میری شرح کم ہونی چاہئے۔ اس کے لئے اس کا نفس حجاب محسوس کرتا ہے اور چونکہ وہ حجاب محسوس کرتا ہے اس لئے وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ بہت اچھا میں فلاں جگہ سے بچت کر لیتا ہوں' فلاں کام کو سمیٹ لیتا ہوں۔ فلاں خرچ کو کم کر لیتا ہوں۔ یہ بات بری لگتی ہے کہ میں لکھوں میرے لئے اس چندہ کی شرح کم کی جائے۔ وہ سوچتا ہے میں تو باوقار آدمی ہوں' مجھے جانتے ہیں یا نہیں جو بھی شکل ہے لیکن دل میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ یہ شرم جماعت کی مددگار ہے' یہ شرم اس کی مددگار ہے اور اس کو نیکی کی توفیق بخشتی ہے اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے یہ رعایت دی تھی۔ پھر اس لئے بھی میں نے یہ رعایت دی تھی کہ جب کوئی شخص لکھتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بیچارا بالکل مجبور ہو چکا ہے بعض دفعہ ایسے بھائی کے لئے بہت درد کے ساتھ دل سے دعا اٹھتی ہے کیونکہ اس کی تحریر کا ایک ایک لفظ کہہ رہا ہوتا ہے کہ یہ شخص بڑے ہی غم میں مبتلا ہے اور اپنی شرمندگی کی سرحدیں پھلانگ کر آیا ہے۔ بیچارہ اپنے دل کا حال ظاہر کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا مگر بے اختیار ہے اور اپنے آپ کو پابند سمجھتا ہے کہ جب تک میں اجازت نہ لوں میں شرح سے کم نہیں دے سکتا۔ اس لئے بے اختیار میرے دل سے دعا اٹھتی ہے۔ جو بسا اوقات اللہ تعالیٰ اس طرح قبول فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ہی اس شخص کا خط آتا ہے کہ میں نے اجازت تو لی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنا احسان فرمادیا ہے اور اتنی جلد میرے حالات بدل گئے ہیں کہ اب مجھے اس اجازت کی ضرورت نہیں رہی اور میں شرح کے مطابق چندہ دینے لگ گیا ہوں۔ تو یہ روحانی پہلو بھی تھا جس کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ اجازت لیں اور لکھ کر اجازت لیں علیحدہ علیحدہ خط نہیں لکھتے تو اپنی جماعت میں معاملہ پیش کر دیں یعنی امیر صاحب کی خدمت میں پیش کریں تو ان کی طرف سے فہرست آجائے اور اس کے ساتھ وجوہات لکھی ہوں۔ اس کے بعد بھی جو لوگ چھپاتے ہیں اور از خود کم شرح سے چندہ دیتے ہیں وہ خدا کی نظر میں جرم کر رہے ہیں۔ میری نظر میں نہیں آتے تو نہ آئیں لیکن اللہ کی نظر سے کیسے بچ سکتے ہیں یہ اس قدر بیوقوفی کا سودا ہے کہ اس چیز سے ڈرتے ہیں جس چیز سے نہیں ڈرنا چاہئے اور اس سے نہیں ڈرتے جس سے ڈرنا چاہئے یہ تو ایسی بات ہے جیسے انسان کسی پناہ گاہ سے بھاگ کر کسی شیر کی کچھار میں چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو شخص مشکلات میں مبتلا ہے اور کسی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے اس کے لئے نکلنے کی راہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ (-) وہ اس کو اس طرح رزق پہنچائے گا کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہو گا کہ مجھے یہاں سے بھی رزق مل سکتا تھا۔ یعنی خدا کی عطا کے رستے بھی اتنے بے شمار ہیں کہ انسانی وہم وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو سچے توکل کی جرأت کرتے ہیں۔ ان کو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب رزق عطا فرمانا شروع کرے تو کوئی روک نہیں سکتا۔ (-) اس مضمون کو خدا مزید کھولتا چلا جا رہا ہے کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔ جب ایک انسان کسی انسان کا سہارا لے اور کہے کہ دیکھو جی! اب میں نے تم پر انحصار کر لیا ہے تم قبول کرتے ہو یا نہیں اور وہ کہے کہ میں قبول کرتا ہوں تو ایک انسان کو بھی دوسرے انسان کے سہارے کی شرم اور حیاء ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم نے مجھے اپنا سہارا بنا لیا اور میری خاطر ایک تلخ گھونٹ بھرنے کی کوشش کی ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔ جب تم مجھ پر توکل کرو گے تو صرف یہ نہیں کہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں بلکہ (-) اللہ ایسے توکل کرنے والے کے لئے کافی بھی ہے۔ انسان تو بعض دفعہ سہارا ڈھونڈنے والے کی مدد کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے کیونکہ اس کو سنبھالنے کے لئے اس کے اپنے پاس ہی کچھ نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ تو بے اختیار نہیں ہے۔ (-) خدا نے کتنی مزید قوت اس مضمون میں پیدا فرمادی۔ فرماتا ہے جس امر کے بارے میں خدا فیصلہ کرتا ہے کہ میں یہ کروں گا وہ کر کے چھوڑتا ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(از خطبہ فرمودہ 20۔ فروری 1986ء)

ایک اچھی بات

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منشا کو سمجھ کر اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں وہ آرام پاتے ہیں ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی تلخ کر دیتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالعزیز خالد

بشکریہ روزنامہ پاکستان 5 دسمبر 1996ء

وطن میں اجنبی

پاکستان کے مایہ ناز فرزند' شہرہ آفاق سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے آخر جان' جان آفریں کے سپرد کردی۔ یہ ان کی سرزمین وطن سے گہری' بے غبار اور اٹوٹ محبت کا ثبوت ہے کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کے جسد خاکی کو اسی خاک پاک نے اپنی آغوش میں لیا۔ وطن کی مٹی کی پکار بھی جہاں آدمی کی آنول نال گڑی ہو' کوہ ندا کی "یا اخی" کی صدا ہے کہ اسے سن کر سننے والا بے اختیار لبیک کہتا ہوا پکارنے والے کی طرف دوڑتا ہے اور پھر اس کے پراسرار وجود کے نہاں خانے میں غائب ہو جاتا ہے۔ علامہ مشرقی کے بعد یہ غالباً دوسرے نابغہ روزگار سائنس دان ہیں' جن کا قرآن سے شغف عشق کی حد تک بڑھا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں ان کے مضامین کا مجموعہ "ارمان اور حقیقت" دیکھنے کا اتفاق ہوا' جسے ممتاز شاعر ودانشور شہزاد احمد نے انگریزی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔ اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحب دل شخص عالم اسلام اور خصوصاً ارض پاکستان کی سائنس اور علوم و معارف سے بے اعتنائی و محرومی پر رنجیدہ و دل گرفتہ نظر آتا ہے۔ وہ بار بار مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی پر آنسو بہاتا ہے۔ انہیں ان کے اسلاف کے عملی کارناموں کی یاد دلاتا ہے' جنہوں نے یورپ کو اس کی گہری نیند سے جگایا اور احیائے علوم کے دور کا آغاز کیا' مگر تاسف سے کہتا ہے کہ بیدار بخت دوسروں کو جگا کر خود خواب غفلت میں کھو گئے اور ایسے کھوئے کہ ابھی تک غنودگی کے عالم میں ہیں۔ مصنف وحدت آدم کے زندگی افروز تصور سے اس قدر جڑا ہوا ہے کہ بار بار جان ڈن کا یہ اقتباس پیش کرتا ہے۔

"کوئی انسان بھی جزیرہ نہیں ہے اور نہ ہی اپنی ذات میں محدود ہے۔ انسان براعظم کا ایک جزو ہے' بڑے کل کا ایک حصہ ہے۔ کسی بھی شخص کی موت سے مجھ میں کمی واقع ہو جاتی ہے کیونکہ میں انسانیت میں رچا بسا ہوں اور اس لئے یہ معلوم کرنے کے لئے کسی کو نہ بھیجو کہ گھنٹیاں کس کے لئے بج رہی ہیں۔ یہ تمہارے لئے ہی بجتی ہیں"

اس عبارت سے مجھے اپنی تاریخ کا یہ واقعہ یاد آتا ہے۔

جنازے پر ابوالدرداؓ نے دیکھا
اک ایسے کو جو سب سے پوچھتا تھا
جنازہ ہے یہ کس کا' کون ہے یہ؟
ابوالدرداء یہ سن کر اس سے بولے
جنازہ ہے یہ تیرا ہی' یہ تو ہے!

پاکستان کے لئے اس غریب الدیار کا دل کس قدر کلپتا اور کڑھتا ہے۔ "ہم پاکستان کے رہنے والے بہت غریب ہیں۔ ہم اس مفلس دنیا (عالم الفقراء...خ) کی بیشتر آبادی کے حصے دار ہیں جو غربت کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہے۔ ہماری غربت سے نہ صرف مادی بلکہ روحانی مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ مفلسی کفر کے مترادف ہے۔

مجھے اجازت دیجئے کہ میں پورے جوش و خروش کے ساتھ یہ اعلان کروں کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر مذہبی ادارے کے دروازے پر رسول کریمؐ کی یہ حدیث آویزاں ہونی چاہئے۔ کفر کے اور بھی کئی روپ ہو سکتے ہیں' مگر میرے خیال میں کفر کا اس وقت بیسویں صدی میں سب سے واضح اور متعلق روپ یہی ہے کہ غربت کو انفعالی طور پر برداشت کیا جائے اور قوم کے اندر یہ ارادہ ہی موجود نہ ہو کہ اسے ختم کرنا ہے۔"

وہ جاپان کی مثال دیتا ہے "جاپان نے پچھلی صدی کے آخر میں جب میسجی منشور لاگو کیا تھا تو میسجی شہنشاہ نے پانچ حلف اٹھائے تھے۔ ایک حلف کی رو سے قومی سائنسی پالیسی کا آغاز ہوا۔ "علم کی جستجو تمام ذرائع سے کی جائے گی۔ علم دنیا کے جس کونے سے بھی میسر آسکے گا حاصل کیا جائے گا اور اس کے لئے جاپان کے تمام وسائل استعمال کئے جائیں گے تاکہ جاپان کو تحفظ اور عظمت حاصل ہو" جیسا کہ الکندی نے 1100 برس پہلے لکھا تھا کہ ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم سچ کو تسلیم کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں اور اس کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کریں' خواہ وہ کہیں سے بھی میسر آئے' خواہ اسے لانے والے غیر ملکی لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ جسے سچ کی تلاش ہے' اس کے لئے سچ سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں۔ سچ کبھی اس کو شرمندہ اور رسوا نہیں کرتا!" قرآن نے سائنس کے حصول پر زور دیا ہے۔ ان 250 آیات کے برعکس جو قرآن پاک میں قانون سازی کے لئے ہیں۔ 750 آیات میں قرآن حکیم نے جو سارے کلام پاک کا آٹھواں حصہ ہیں۔ مومنوں سے کہا ہے کہ وہ قدرت کا مطالعہ کریں اور عقل کا بہترین استعمال کریں اور سائنسی عزم کو معاشرتی زندگی کا حصہ بنائیں! قرآن مقدس ہمیں اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ ہم اللہ کے بتائے ہوئے قانون قدرت پر غور کریں۔ میں پورے انکسار کے ساتھ اسلامی ممالک سے اپیل کرنا چاہتا ہوں' آپ میں سے بعض کو اللہ نے بڑی فیاضی سے نوازا ہے۔ یہ آپ کے آباؤ اجداد تھے جنہوں نے آٹھویں' نویں' دسویں اور گیارہویں صدی میں بین الاقوامی سائنسی تحقیق کی شمع روشن رکھی تھی۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے بیت الحکمت قائم کئے تھے۔ جو سائنس کے اعلیٰ ادارے تھے۔ ایک بار پھر فیاضانہ رویہ اختیار کیجئے۔ ایک باصلاحیت فنڈ قائم کیجئے۔ جو سب مسلمان ممالک کے لئے' عرب اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ممالک کے لئے' تاکہ کوئی اعلیٰ صلاحیت والا سائنس دان ضائع نہ ہونے پائے!"

اسلام کی مقدس کتاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو رحمان کی آفرینش میں کوئی اختلاف و بے ربطی نہ دیکھے گا پھر پلٹ کر دیکھ کیا تو کوئی بگاڑ (کوئی شگاف) دیکھتا ہے؟ 3:67

پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر' نظر تیری طرف ہر طرف حیرت سے تھک کر لوٹ آئے گی۔ فی الحقیقت تمام ماہرین طبعیات کا یہی ایمان ہے' جتنی گہرائی تک ہم تلاش میں اتریں اتنی ہی ہماری حیرت بڑھ جاتی ہے اور اسی تناسب سے ہماری آنکھیں چندھیا جاتی ہیں' قرآن میں ایک بھی آیت ایسی نہیں جہاں مظاہر قدرت کو بیان کیا گیا ہو اور وہ اس سے متضاد ہو جو سائنس دانوں کی دریافت میں یقینی طور پر درست ہے۔ اسلامی تاریخ میں کوئی گلیلیو جیسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ اذیت رسانی' جماعت سے نکال دینا' جو بدقسمتی سے نظریاتی اختلافات کے سلسلے میں آج بھی جاری ہے' مگر میرے علم کے مطابق بلاواسطہ طور پر سائنسی معتقدات کے سلسلے میں کبھی ایسا نہیں ہوا!

مغربی سائنس یونانی.... اسلامی وراثت ہے۔ عام طور پر اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ اسلامی سائنس مانگے تانگے کی سائنس تھی۔ یہ کہ مسلمانوں نے اندھادھند یونانی نظریاتی روایت کا تتبع کیا تھا اور سائنسی طریق کار میں کوئی اضافہ نہیں کیا تھا۔ یہ ایک جھوٹا بیان ہے۔

بریفالٹ کی زبان میں "مشاہدے کا طویل تفصیلی اور صبر آزما کام اور تجرباتی استفسار یونانی مزاج کے لئے اجنبی تھے' جس شے کو ہم سائنس کہتے ہیں وہ تجرباتی طریق کار' مشاہدے اور پیمائش کے نتیجے میں ابھری اور یہ سب کچھ عربوں نے یورپ میں متعارف کروایا تھا۔ جدید سائنس اسلامی تمدن کا بہت قد آور شراکتی اضافہ ہے" انہی خیالات کا اظہار جارج سارٹن نے کیا ہے جو سائنس کے عظیم مورخ ہیں۔ قرون وسطیٰ میں سب سے بڑا اور سب سے بدیہی کارنمایاں تجرباتی روح کی تخلیق تھی اور یہ سب کچھ بنیادی طور پر بارہویں صدی تک مسلمانوں کی وجہ سے تھا!"

کتاب مقدس اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ علم حاصل کرنا مسلمانوں کا فریضہ ہے اور انہیں پنگھوڑے سے قبر تک ایسا کرنا چاہئے۔ البیرونی جو ایک ہزار سال پہلے غزنی میں آباد تھا' اس کی موت کی کہانی ایک ہم عصر نے بیان کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے سنا کہ البیرونی مر رہا ہے۔ میں تیزی سے اس کے گھر کی طرف گیا تاکہ آخری بار اس کی صورت دیکھ سکوں۔ جب اسے بتایا گیا کہ میں آیا ہوں تو اس نے آنکھیں کھولیں اور کہا "تم فلاں فلاں ہو!" میں نے کہا "ہاں" اس نے کہا "مجھے بتایا گیا ہے کہ تم اسلامی وراثت کے ایک مشکل مسئلے کا حل جانتے ہو" اور پھر اس نے ایک معروف چیستان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا "ابوریحان! کیا اس وقت تم اس کا جواب چاہتے ہو؟" اس پر اس نے کہا "تمہارے خیال میں یہ بہتر نہیں ہے کہ میں آگاہ ہو کر مروں بجائے اس کے کہ میری جان غفلت میں نکلے"؟ میں نے دکھے ہوئے دل کے ساتھ جو کچھ مجھے معلوم تھا اسے بتا دیا۔ پھر میں نے اس سے اجازت چاہی۔ میں ابھی اس کے گھر سے باہر بھی نہیں نکلا تھا کہ مجھے اندر سے چیخوں کی آواز سنائی دی۔ البیرونی مر چکا تھا۔

آخری خیال کے طور پر میں ایک بار پھر کلام

باقی صفحہ 6 پر

آپ کا خط ملا

محترم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب ربوہ سے رقم فرماتے ہیں

مکرمی مدیر صاحب روزنامہ

پچھلے دنوں ایک صاحب ہاتھ میں اوزار پکڑے ہوئے تشریف لائے کہ میں محکمہ کی طرف سے سوئی گیس کی پائپ کا جائزہ لینے آیا ہوں۔ بڑی خوشگوار حیرت ہوئی کہ وطن عزیز میں مفاد عامہ کا کام از خود بغیر کسی لالچ اور رشوت کے کیا جارہا ہے۔ موصوف نے پانی کا ایک لوٹا منگوایا۔ پائپ پر پانی ڈالکر ایک جگہ گیس نکلنے کی نشان دہی کی اور اس جگہ مرمت کرنے لگے مگر اس مقصد کے لئے گیس بند کر کے مختلف جوڑوں کو کھولنے کی کوشش کی مگر وہ جوڑ باوجود ہر طرح زور لگانے کے کھل نہ سکے وہ یہ کہہ کر جانے لگے کہ میں ہتھوڑی لیکر آؤں گا۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ انہیں آواز دیکر بلا کر بتایا گیا کہ گیس تو بند ہے اور دوبارہ نجانے آپ کب تک آسکیں گے اس پر انہوں نے "اوہو" کہہ کر گیس کھول دی شام کو چولہا جلانے کی ضرورت پیش آئی تو معلوم ہوا کہ گیس تو نہیں آرہی۔ شام کو چائے رات کو کھانے اور پھر اگلے روز ناشتہ کا انتظام کس طرح کیا گیا یہ کہانی لمبی ہے تاہم خدا خدا کر کے وہ صاحب اگلے روز قبل دوپہر نظر آئے۔ بلانے پر چند منٹ تک آنے کا کہہ کر کسی اور طرف نکل گئے۔ واپس آئے تو بتانے لگے کہ "آپ کا" تو میٹر ہی کام نہیں کر رہا...... ظاہر ہے کہ میٹر ان کی کاریگری اور کرم فرمائی کے دوران ہی خراب ہوا تھا..... وہ یہ بتا کر چلے گئے کہ میں محکمہ کو رپورٹ کر رہا ہوں اور آپ کا میٹر تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس بات کو کوئی ایک ماہ ہو چکا ہے مگر ابھی تک انتظار کی گھڑیاں گنی جارہی ہیں۔ گیس سے تعلق رکھنے والے ایک دوکاندار سے بات کی اور ان کو بتایا کہ اس طرح ایک کارکن وعدہ کر گئے تھے کہ ان کی رپورٹ پر میٹر بھجوا دیا جائے گا۔ میری بات سنکر میری بیوقوفی پر خندہ استہزا کرتے ہوئے وہ صاحب فرمانے لگے کہ میٹر از خود کبھی نہیں بھجوایا جاتا مگر آپ کہیں تو میں کل ہی جا کر لا دیتا ہوں اس پر زیادہ نہیں صرف دو تین سو روپے ہی خرچ آئیں گے..... اس کہانی یا واردات کا مقصد یہ ہے کہ ممکن ہے میری طرح اور لوگوں کو اس بات کا علم نہ ہو کہ اس صورت میں صحیح طریق کار کیا ہے۔ بجلی اور گیس کے میٹر گھروں سے باہر لگے ہوئے ہیں۔ ان کی کسی خرابی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ میٹر کی خرابی کی صورت میں اس کی تبدیلی کا کیا طریق کار ہے؟ اگر کوئی واقف حال اس کی وضاحت کر سکیں تو بہتوں کا بھلا ہو گا۔

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی نیوز انٹرنیشنل ... . 22- نومبر 1996ء

ڈاکٹر عبدالسلام

ایک نابغہ اور فخر پاکستان

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام فزکس نوبل لارئیٹ جھنگ میں 29 جنوری 1926ء کو پیدا ہوئے تھے۔

انہوں نے اپنی مشہور یونی فیکیشن تھیوری (Unification Theory) ساٹھ کے دہا کے کے وسط میں پیش کی تھی جبکہ وہ ابھی مشکل سے چالیس سال کے تھے۔ انہوں نے 1979ء میں نوبل انعام حاصل کیا۔ اور یہ انہیں اس وقت دیا گیا جب ان کی اس تھیوری کے لئے مناسب تجرباتی ثبوت مل گیا۔ زیادہ تر نوبل انعام حاصل کرنے والے یہ کہتے سنے گئے ہیں کہ اس انعام کے حاصل کرنے میں 90 فی صد سخت محنت اور صرف 10 فیصد غور وخوض شامل ہے جس نے انہیں یہ انعام دلوایا۔

ٹریسٹے جو کہ اٹلی میں واقع ہے میں ڈاکٹر سلام اپنا روزانہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے شروع کرتے تھے اور گیارہ بارہ گھنٹے کام کرنے کے بعد فارغ ہوتے تھے۔ اور اس دوران صرف چھوٹا ساوقفہ لنچ کے لئے ہوتا تھا۔ ان کے باتھ روم میں بھی ایک میز پر کتابیں پڑی رہتی تھیں۔ وہ حقیقت میں کام کانشہ رکھنے والے ایک انسان ہیں یہ ریمارکس ان کے دوستوں کے ہیں۔ ان کے نزدیکی ساتھی کہتے ہیں کہ وہ ایک غیر معمولی قوت متخیلہ رکھنے والے انسان ہیں اور ایک ہی وقت میں کئی کئی نظریات ان کے دماغ میں آتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر سلام ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے آئن سٹائن کا مقصد حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے پیش رفت کی۔ اور آئن سٹائن کا مقصد یہ تھا کہ تمام طاقتوں کو ایک واحد طاقت میں متحد ثابت کیا جائے۔ ڈاکٹر سلام چار بنیادی طاقتوں میں سے دو طاقتوں کو متحد ثابت کرنے کے قابل ہو گئے۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ کمزور برقی مقناطیسی نیو کلیر (Week Nuclear) اور برقی مقناطیسی (The Electro Magnetic) طاقتیں ایک واحد طاقت کمزور برقی قوت (Electro Week Force) کی ہی مظہر ہیں۔

دو امریکن فزکس کے سائنس دان سٹیون وین برگ اور سڈنی گلاشو بھی آزادانہ طور پر اسی نتیجہ پر پہنچے تھے۔ اس لئے 1979ء کے فزکس نوبل انعام میں تینوں حصہ دار بنائے گئے تھے۔

ڈاکٹر سلام صدر پاکستان کے 1961 سے 1964ء تک چیف سائنٹفک ایڈوائزر (مشیر اعلی برائے سائنس) رہے۔ 1961 سے 1964ء تک وہ Pakistan Space and Upper Atmosphere Committee سپارکو کے بانی چیئرمین رہے۔ 1958 سے 1974ء تک پاکستان اٹیمی انرجی کمیشن کے ممبر رہے۔ 1963ء سے 1975ء تک نیشنل سائنس کونسل کے ممبر رہے۔ 1973ء سے 1977ء تک بورڈ آف پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے ممبر رہے۔ انہیں ستارہ پاکستان اور پرائڈ آف پرفارمنس میڈل اور 1959ء میں ایوارڈ بھی دیا گیا۔

جب وہ فروری 1988ء میں فیض میموریل لیکچر کے لئے آئے تو لاہور میں ان کا پر جوش استقبال کیا گیا۔

انہوں نے "ہماری طبعی کائنات" اس کے ارتقاء اور سائنس پر لیکچر دیا جس کو سامعین نے بڑی توجہ سے سنا۔ ان کے نزدیک ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے درمیان فرق دولت کا نہیں بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا تھا۔

اپنی تمام زندگی میں پروفیسر سلام نے بہت جلد اس امر کا ادراک حاصل کر لیا تھا۔ کہ غربت' بیماری' خوراک کی کمی' صفائی' ہائیجین' اور عام طور پر کم ترقی پذیری جن کا ترقی پذیر ملکوں کو سامنا ہے اور جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ یہ تمام مسائل اس وقت تک حل نہیں کئے جا سکتے جب تک ایسے ممالک خواندہ نہیں بن جاتے جب تک وہ سائنسی علوم حاصل نہیں کرتے اور پھر اس کو حاصل کرنے کے بعد اسے انہی اقتصادی ترقی کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ ان پر یہ بات بھی جلد ہی روشن ہو گئی تھی کہ اگر انہوں نے اس سلسلے میں کامیابی حاصل کرنی ہے تو انہیں ترقی پذیر ملکوں کے لوگوں اور ان ملکوں کی حکومتوں کو اقتصادی ترقی میں سائنس کی اہمیت کو سمجھانا ہو گا۔

1955ء میں انہیں جنیوا میں ہونے والی اٹامک انرجی پر امن استعمال پر پہلی انٹرنیشنل کانفرنس کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

29 جنوری 1996ء کو جب ان کی عمر 70 سال کی ہو گئی تو اس وقت قوم کو پتہ چلا کہ کچھ عرصہ سے ان کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔

میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ میں پاکستان واپس آ جاؤں۔ میں اب ایک بوڑھا آدمی ہوں۔ اور میری خواہش ہے کہ میں اپنے ملک میں ہی اپنے آخری سانس لوں۔ یہ بات انہوں نے 1989ء کے موسم گرما میں ایک انٹرویو کے دوران کہی جب ان کی گرتی ہوئی صحت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ میں اپنے ملک کے لئے کوئی خدمت سرانجام نہیں دے سکا۔ بدقسمتی سے مجھے کوئی موقعہ ہی نہ ملا۔ پاکستان کو واپسی کی میرے لئے بہت اہمیت تھی۔ اور میں اس کے لئے کوئی بھی چیز قربان کر سکتا ہوں۔

باقی صفحہ 6 پر

محمد لطیف قیصر

احمدیہ ہوسٹل لاہور

احمدیہ ہوسٹل لاہور کی بنیاد کی اصل وجہ یہی تھی کہ احمدی نوجوانوں کو گھر سے باہر تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا پڑے تو انہیں خالص دینی ماحول میسر آسکے۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور آج سے ٹھیک 81 برس پہلے یعنی 11- دسمبر 1915ء کو جاری ہوا۔ اس وقت قادیان میں کوئی کالج نہ تھا اس لئے کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے احمدی طالب علموں کو لاہور یا دوسرے بڑے شہروں کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے کے لئے جانا پڑتا تھا۔ جہاں پر انہیں رہائش' خاص طور پر ایسی رہائش جہاں انہیں اچھا ماحول میسر آسکے' کی مشکلات کا سامنا تھا۔ قادیان جیسے دینی ماحول سے نکلنے کے بعد طالب علموں کو ویسا ماحول میسر آنا مشکل امر تھا۔ سو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے 1915ء میں احمدیہ ہوسٹل لاہور کا اجراء کیا۔ اس کے پہلے سپرنٹنڈنٹ مکرم بابو عبدالحمید صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے۔ ہوسٹل کے لئے سب سے پہلے اسلامیہ کالج کے پاس ایک مکان 50 روپے ماہانہ کرایہ پر لیا گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد گوالمنڈی میں ایک مکان 70 روپے ماہانہ کرایہ پر لے کر ہوسٹل وہاں منتقل کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ لارنس روڈ' شاہ ابوالمعالی روڈ (نزد دیال سنگھ کالج) اور ایمپرس روڈ کوٹھی نمبر 40 میں بھی منتقل کیا گیا۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کا ماحول ایک خالص دینی ماحول تھا۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ہوسٹل کے طالب علموں کو روزانہ کلام الٰہی کا درس دیا کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا شروع شروع میں یہی دستور تھا کہ جب کبھی لاہور تشریف لاتے تو احمدیہ ہوسٹل میں ہی قیام فرماتے تاکہ طلباء میں دینی روح پیدا ہو۔ آپ احمدیہ ہوسٹل سے اس قدر مطمئن تھے کہ آپ نے فرمایا۔

"جہاں تک میرا تجربہ ہے میں نے احمدیہ ہوسٹل کو بہت مفید پایا احمدیہ ہوسٹل میں رہ کر میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ گویا میں تو قادیان میں رہتا ہوں۔"

یہ آپ کی احمدیہ ہوسٹل سے خاص محبت اور توجہ کا نتیجہ تھا کہ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء نہایت خلوص اور جذبہ کے ساتھ جماعتی خدمات میں پیش پیش ہوتے۔ جب بیت الفضل لنڈن کی تحریک پیش ہوئی تو صرف احمدیہ ہوسٹل کے طالب علموں نے 2 ہزار روپے چندہ ادا کیا۔ طلباء امتحان کے دنوں میں بھی دعوت الی اللہ کے جوش میں سائیکلوں پر سوار تمام شہر میں اشتہار بانٹتے پھرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت صاحب جب امتحان کے دنوں میں لاہور میں تشریف لائے تو لڑکوں نے امتحان کا کام چھوڑ دیا لیکن خدا کے فضل سے تمام کے تمام طلب علم پاس ہو گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپریل 1927ء میں ناظر تعلیم و تربیت کی حیثیت سے احمدیہ ہوسٹل لاہور کے مفصل قواعد و ضوابط مرتب کئے۔ کل 40 قواعد و ضوابط تھے جن میں سے چند یہ تھے۔

1- کسی بورڈر کے پاس رات کو کوئی مہمان نہیں ٹھہر سکے گا۔

2- ہر بورڈر دینی تعلیمات کا پابند ہو گا اور سپرنٹنڈنٹ کے احکام کی اطاعت کرے گا۔

3- پانچوں عبادات ادا کرنی ہوں گی۔ روزے رکھنے ہوں گے۔

4- سگرٹ نوشی منع ہو گی۔

5- ہوسٹل کے ملازمین سے طلباء قرضہ نہیں لے سکیں گے۔ وغیرہ وغیرہ

جماعت احمدیہ کے مشہور بزرگ جنہوں نے اپنی طالب علمی کا کچھ عرصہ احمدیہ ہوسٹل میں گزارا ان میں نواب محمد عبداللہ خان صاحب' ملک غلام فرید صاحب' ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم' ڈاکٹر بدرالدین صاحب' حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد' شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے' سید عزیز اللہ شاہ صاحب' مرزا عبدالحق صاحب' جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر' میاں عطاء اللہ صاحب' صوفی محمد ابراہیم صاحب' اخوند عبدالقادر صاحب اور چوہدری علی اکبر صاحب شامل تھے۔ احمدیہ ہوسٹل کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کچھ عرصہ اس ہوسٹل کے وارڈن رہے۔

1947ء کے فسادات میں ہوسٹل مجبوراً بند کرنا پڑا۔ اس کے بعد 1964ء میں ہوسٹل کا دوبارہ اجرا ہوا۔ 1971ء میں احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے جماعت احمدیہ کی ذاتی عمارت تعمیر کی گئی۔ یہ عمارت آج بھی A-134 نیو مسلم ٹاؤن میں "دارالحمد" کے نام سے موجود ہے۔ اس دو منزلہ عمارت میں طلباء کی رہائش کے لئے 22 کمرے ہیں جبکہ ایک کمرہ "عبادت" کے لئے مخصوص ہے۔ ہوسٹل میں تقریباً 60 طلباء کی رہائش کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ طلباء کی سہولت کے لئے ہوسٹل میں میس کا انتظام موجود ہے جس کو 1964ء سے احمدیہ ہوسٹل لاہور کا پرانا باورچی امداد حسین عرف چاچا بولا چلا رہا ہے۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمیں اولیاء بنا دیں اور ایک زندگی کی روح پھونک دیں مگر خدا تعالیٰ تو پہلے ذبح کر لیتا اور پھر زندہ کرتا ہے بلکہ ایسے ایسے امتحانوں اور آزمائشوں کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اور اسمیں کچھ شک نہیں کہ ایسے امتحانوں میں پورا پورا اترنے کے بعد خدا تعالیٰ ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں کی طرف سے جنگی مجرموں کی گرفتاری سے انکار

چند دن قبل یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مغربی ممالک کی طرف سے سربوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے بوسنیا کی چار سالہ جنگ کے دوران جنگی جرائم کا ارتکاب کرنے والے سربوں کو گرفتار کرکے ہیگ ٹربیونل کے حوالے نہ کیا تو ان کے خلاف پابندیاں عائد کردی جائیں گی۔ اس کے جواب میں بوسنیائی سربوں نے کہا ہے کہ وہ جنگی جرائم کے مرتکب افراد کو ہیگ میں بین الاقوامی عدالت کے حوالے نہیں کریں گے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق ایک سرب رہنما نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات کے مطالبے غیر قانونی ہیں۔

ہیگ میں قائم بین الاقوامی جنگی جرائم کے ٹربیونل کے وکلاء نے 75 افراد پر فرد جرم عائد کی ہے جن میں بیشتر سرب ہیں۔

دریں اثناء بوسنیا کی مسلمان فوج نے ہتھیاروں کو محدود کرنے کے سمجھوتے کے مطابق اپنے فاضل ہتھیار تلف کرنا شروع کردیئے ہیں۔ اس سمجھوتے کے تحت بوسنیا' کروشیا اور باقی ماندہ یوگوسلاویہ میں مختلف قسم کے ہتھیار رکھنے کی حد مقرر کردی گئی ہے۔ اس سمجھوتے پر دستخط کرنے والے ملکوں کروشیا' یوگوسلاویہ اور بوسنیا کی' جنگ کے اختتام پر تشکیل پانے والی مسلمان کروٹ فیڈریشن نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگلے سال جنوری تک اپنے فاضل ہتھیاروں کا چالیس فیصد حصہ تلف کردیں گے۔

سربوں نے جنگی جرائم کے مرتکب افراد کو ٹربیونل کے حوالے کرنے سے جو انکار کیا ہے وہ کوئی غیر متوقع نہیں ہے۔ اب یہ مغربی ممالک اور امریکہ کا کام ہے کہ اگر وہ بوسنیا کا امن کا معاہدہ کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو ان مجرموں کی گرفتاری کا انتظام کریں۔ اس مقصد کے لئے پہلے مرحلے پر اقتصادی پابندیاں متوقع ہیں اور اگر اس سے بھی جنگی مجرم ٹربیونل کے حوالے نہ کئے گئے تو سربوں پر فضائی حملے کرنے کے بارے میں بھی سوچا جائے۔ یاد رہے کہ سربوں کو امن معاہدہ بھی اس وقت ہی تسلیم کرتے بن پڑی تھی جب ان پر نیٹو کے طیاروں نے فضائی حملے کئے تھے اب بھی معلوم یہی ہوتا ہے کہ گھی سیدھی انگلیوں سے نہیں نکلے گا۔ سربوں نے تاریخ انسانیت کے ہولناک ترین مظالم کئے ہیں۔ عالمی برادری کا یہ فرض ہے کہ وہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔

○○○

وسطی ایشیا تک ریلوے اور گیس لائن

پاکستان اور افغانستان کے درمیان وسطی ایشیا تک ریلوے لائن اور گیس کی پائپ لائن بچھانے کا سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اس بات کا اعلان افغان اسلام پریس ایجنسی نے کیا ہے۔ افغان نیوز ایجنسی کے مطابق معاہدوں کی منظوری پاکستان کے سیکرٹری خارجہ مسٹر نجم الدین شیخ اور طالبان کی قیادت کے درمیان قندھار میں مذکرات کے بعد دی گئی۔

پاکستان کے سیکرٹری خارجہ مسٹر نجم الدین شیخ ہفتے کے روز مزار شریف میں طالبان کے حریف گروپوں سے بات چیت کے بعد اتوار کے روز قندھار پہنچے تھے۔

طالبان کے نائب وزیر خارجہ ملاں عبدالجلیل نے کہا ہے ترکمانستان اور پاکستان کے درمیان ریلوے لائن اور گیس کی پائپ لائن کی تعمیر کے لئے رائلٹی ادا کی جائے۔ اس کے علاوہ افغان لیبر استعمال کرنے کا بھی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی طے پایا ہے گیس پائپ لائن کے روٹ میں آنے والے افغان شہروں کو بھی گیس فراہم کی جائے گی۔

○○○

مشرق وسطی میں جنگ کا خطرہ

فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کی اس کے عرب ہمسایوں سے جنگ کا شدید خطرہ ہے۔ فلسطینی رہنما نے گزشتہ روز قاہرہ میں مصر کے صدر مسٹر حسنی مبارک سے مشرق وسطی میں قیام امن کے عمل کے بارے میں بات چیت کی جو ان دنوں تعطل کا شکار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسرائیل کی فوج شام اور مصر کی سرحد پر جمع ہو گئی ہے۔ اس صورت حال میں کسی بھی وقت مشرق وسطی میں جنگ چھڑ سکتی ہے۔

○○○

پنجاب اور کشمیر میں بڑا آپریشن

مقبوضہ کشمیر اور مشرقی پنجاب میں عسکریت پسندوں کے خلاف بڑے پیمانے پر آپریشن کرنے کے لئے پولیس سربراہوں پر مشتمل ایک رابطہ کمیٹی قائم کردی گئی ہے۔ دونوں علاقوں کی پولیس فورس آپریشن میں مشترکہ طور پر حصہ لے گی۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ پنجاب میں حریت پسندوں کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کو دبانے اور ریاستی حکومتوں کو درپیش مشکلات کو دور کرنے کے لئے کشمیر اور پنجاب کی پولیس کے درمیان رابطہ پید کرکے ایک مشترکہ منصوبہ عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے تحت دونوں ریاستوں میں حریت پسندوں کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کو روکنے کے لئے مشترکہ طور پر کام کیا جائے گا۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

پاک کا ایک اقتباس پیش کروں گا کہ وہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی محض آواز (تلاوت) ہی مارماڈیوک پکتھال کے الفاظ میں "انسانوں کو رلانے یا وجد میں لانے کے لئے کافی ہے" کسی بھی اور شے سے زیادہ مجھے اس کا تجربہ ہے۔ وہ دوامی حیرتوں کا ذکر کرتی ہے۔ میں نے ذاتی طور پر اپنی سائنس میں اس کا تجربہ کیا ہے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا' قبل اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں' اگرچہ ہم اسی جیسا (اور اس کی) مدد کو لائیں۔ 18-109 اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی ہوں اس کے بعد سات سمندر اور ہوں (اور ان کی سیاہیاں) تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے! 27:31

سارے مضامین اسی جذبے اسی عقیدت' اسی دردمندی سے مملو ہیں مگر ہم اہل پاکستان نے اپنے اس جلیل القدر فرزند کے ساتھ کس سردمہری' بیگانگی اور لاتعلقی کا سلوک کیا؟ ہم نے اپنے پندار میں اس زریں اصول کو پس پشت ڈال رکھا ہے' ہر انسان کو عقائد کے معاملات میں مکمل آزادی ہونی چاہئے۔ عقائد میں اختلاف کی بناء پر کسی انسان کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ اتنا ضرور ہے کہ افراد کے عقائد معاشرتی زندگی میں وجہ فساد نہ ہوں"

بقیہ صفحہ 5

پروفیسر سلام نے گورنمنٹ کالج جھنگ میں 1938ء سے 1942ء تک تعلیم حاصل کی اور پھر 1942ء سے 1946ء تک گورنمنٹ کالج لاہور میں اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ وہ 1954ء تک گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر اور پنجاب یونیورسٹی کے ریاضی کے محکمے کے ہیڈ رہے۔ 1957ء میں ان کو امپیریل کالج لندن میں تھیورٹیکل فزکس کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ انہوں نے تھیورٹیکل فزکس میں پی ایچ ڈی کیمبرج کی کیونڈیش لیبارٹری سے 1952ء میں کی۔ وہ ٹریسٹی کے انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیورٹیکل فزکس کے بانی ڈائریکٹر بھی تھے۔

پروفیسر سلام نے 1979ء میں فزکس میں نوبل انعام حاصل کیا۔ ان کے فزکس میں کام کے سلسلے میں انہیں دنیا بھر کی 36 یونیورسٹیوں کی طرف سے اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں دی گئیں پنجاب یونیورسٹی نے 1957ء میں ڈاکٹر سلام کو اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی۔ اور قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے بھی 1979ء میں اس اعزاز سے نوازا۔ ڈاکٹر سلام نے 20 بین الاقوامی انعامات اور ایوارڈز حاصل کئے جو انہیں ان کی فزکس کے میدان میں بہت اعلیٰ خدمات کی وجہ سے دیئے گئے۔ وہ 24۔ اکیڈیمیز اور سوسائٹیوں کے منتخب فیلو بھی تھے انہیں 1959ء میں رائل سوسائٹی لندن کا بھی فیلو منتخب کیا گیا۔ 1979ء میں انہیں پاکستان حکومت کی طرف سے نشان امتیاز دیا گیا۔

انہوں نے بتایا کہ جب وہ ابھی نوعمر ہی تھے اور انہوں نے میٹریکولیشن امتحان پاس کیا تو وہ گھیانہ سے جھنگ شہر کے لئے اپنی بائی سائیکل پر اپنے گھر کے لئے روانہ ہوئے۔ لیکن ان کے پنجاب یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کی خبر ان سے پہلے ہی جھنگ شہر پہنچ چکی تھی۔ مجھے جھنگ شہر کے پولیس گیٹ سے گزر کر بلند دروازہ میں واقع اپنے گھر کو جانا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ ہندو تاجر جو کہ عام طور پر پچھلے پہر کی گرمی کی وجہ سے اپنی دوکانیں ہمیشہ بند کر دیا کرتے تھے۔ اس دن اپنی دکانوں کے باہر کھڑے تھے کہ وہ مجھ کو اپنا خراج تحسین ادا کر سکیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مندرجہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30918 میں ملک بشارت احمد ولد مکرم ملک الطاف الرحمٰن قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک بشارت احمد R-792/9 دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 سعید احمد وصیت نمبر 26996۔

مسل نمبر 30919 میں کامران ریاض ولد چوہدری ریاض احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کامران ریاض R-798 بلاک نمبر 9 دستگیر سوسائٹی کراچی وسطی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 سعید احمد وصیت نمبر26996۔

مسل نمبر 30920 میں شاہد مسعود ولد مسعود احمد ظفر صاحب قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شاہد مسعود R-721/9 دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 سعید احمد وصیت نمبر26996۔

مسل نمبر 30921 میں سلیمان احمد شاہد ولد عرفان احمد صاحب قوم ماگر پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ نمبر L-225 بلاک B-7 سرجانی ٹاؤن -/23000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 240 مربع گز گلشن مہران -/25000 روپے۔ 3۔ کل جائیداد مالیتی -/48000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلیمان احمد شاہد R-799/9 دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس حمیرا ٹاؤن کراچی۔

مسل نمبر 30922 میں منصور احمد خان ولد خورشید احمد خان صاحب قوم خان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد خان
KAECHS B-251 BL-6
محمود آباد کراچی گواہ شد نمبر1 مرزا حفیظ الرحمٰن محمود آباد کراچی گواہ شد نمبر2 مرزا نذیر احمد B-156/5 KAECHS محمود آباد کراچی۔

مسل نمبر 30923 میں محمد عمر احمد ولد مظفر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عمر احمد 75-F/6 P/O PECHS محمود آباد کراچی گواہ شد نمبر1 ایم نذیر احمد KACHS B156/5 کراچی گواہ شد نمبر2 مرزا حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 6532 محمود کراچی۔

مسل نمبر 30924 میں ضیاء الحق ولد انوار الحق صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ضیاء الحق BL-9 KECHS R-69 محمود آباد کراچی گواہ شد نمبر1 مرزا حفیظ الرحمٰن وصیت نمبر 6532 کراچی

گواہ شد نمبر 2 مرزا نذیر احمد B-156/5 KAECHS کراچی۔

مسل نمبر 30925 میں محمود احمد خالد معلم وقف جدید ولد محمد علی صاحب قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 22/75 ضلع شیخوپورہ حال نگرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی -/500 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/2260 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد خالد معلم وقف جدید احمدیہ ہاؤس نگرپارکر ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد معلم وقف جدید وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر2 ولایت خان وصیت نمبر25905۔

مسل نمبر 30926 میں ہاجرہ بی بی بیوہ چوہدری غلام رسول قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) طلائی بالیاں وزنی 1/2 نصف تولہ مالیتی اڑھائی ہزار روپے (2) ترکہ خاوند سے چار کنال زمین واقع چک نمبر18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ مالیتی پچاس ہزار روپے صرف (3) حق مہر وصول شدہ چار صد روپے کل جائیداد مالیتی باون ہزار نو سو روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ہاجرہ بی بی بیوہ چوہدری غلام رسول چک نمبر18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 رشید احمد بھٹی وصیت نمبر16292 گواہ شد نمبر2 غلام سرور بھٹی پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30927 میں عطاء العزیز احمد صاحب ولد محمد اعظم اکسیر صاحب قوم ڈار پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء العزیز احمد کوارٹر نمبر7 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اعظم اکسیر وصیت نمبر17279 والد موصی گواہ شد نمبر2 حبیب الرحمان زیروی خلافت لائبریری ربوہ۔

مسل نمبر 30928 میں بشیرہ اختر بیوہ لطیف احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر63 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-4-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ برقبہ نو مرلہ واقع دارالعلوم جنوبی کا 1/2 حصہ مالیتی تیس ہزار روپے (2) نقد رقم آٹھ ہزار روپے صرف (3) حق مہر وصول شدہ تین صد روپے کل جائیداد مالیتی 38 ہزار تین صد روپے اس وقت مجھے مبلغ 933+1500 روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن و از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیرہ اختر کوارٹر نمبر63 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 گواہ شد نمبر2 رانا خالد احمد کوارٹر نمبر63 تحریک جدید ربوہ۔

بقیہ صفحہ 1

غلطی کرتا ہے وہ رحم نہیں کرتا بلکہ ظلم کرتا ہے وہ اصلاح نہیں بلکہ بگاڑتا ہے۔ وہ عفو نہیں کرتا بلکہ انتقام لیتا ہے اور ایسا شخص خود سزا کا مستحق ہے۔

پس میں اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخلاق میں رحم اور عفو کا مادہ پیدا کرے۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ سزا اگر دیں تو اس لئے دیں کہ دوسرے کی اصلاح ہو اور وہ آئندہ اس قسم کا فعل نہ کرے جو اس کے لئے اور دوسروں کے لئے نقصان دہ ہو۔ نہ اس لئے سزا دیں کہ اس کو تباہ کر دیں۔ ایسا ہی عفو اگر کریں تو اس لئے کہ دوسرے کی بھلائی اس میں مقصود ہو اور رحم کے جذبات کے ماتحت ہو۔ لیکن اگر ایسا نہیں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ عمدہ اخلاق نہیں رکھتے۔ اخلاق یہی ہے کہ رحم کے موقع پر رحم اور عفو کے موقع پر عفو کیا جائے۔

(از خطبہ 30- اکتوبر 1925ء)

000

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 14 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 4 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ پوری قوم ذہنی مریض اور انسانیت سے محروم ہے میں نے اس کی 20 سال قبل ہی پیشگوئی کر دی تھی یہ بھی اسی ذہنی مرض کی علامت ہے کہ 90 دن کے نگرانوں سے ہلاکت آفریں قومی امراض کے علاج کی توقعات وابستہ کی جا رہی ہیں ان امراض کا علاج تو خود پوری قوم کو تین فروری کو کرنا ہے۔ ہم سے معجزات کی توقع نہ رکھیں۔ سنگین مسائل 90 دن میں حل نہیں ہو سکتے۔ قومی تنزلی اور ہلاکت کی طرف جا رہی ہے۔ ہم باہم متحارب ہیں۔ دوسرے کو قتل کرنا باعث ثواب سمجھتے ہیں۔ ایسے اقدامات کر رہے ہیں کہ سیاسی اور معاشی استحکام پیدا ہو۔ انہوں نے کہا کہ معاشی و سیاسی بدحالی کے ذمہ دار سیاستدان ہیں۔ ہماری حکومتوں نے تعلیم جیسے اہم شعبے کو نظرانداز کیا۔ جس سے معیار تعلیم دن بدن گرتا جا رہا ہے۔ ملک کو تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے مربوط حکومت عملی کی ضرورت ہے پاکستان کا امیج دنیا کے سامنے گرتا جا رہا ہے جس کی وجہ ہمارا حکمران طبقہ ہے۔ ایسے غیر انسانی رویوں کو فروغ دیا گیا ہے کہ آج 13 کروڑ عوام قوم نہیں محض لوگوں کی بھیڑ بن چکے ہیں۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے لاہور میں لاہور کالج فار ویمن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لٹیرے گردنیں بچانے کے لئے تین فروری کے منتظر ہیں۔ میرے لئے 90 دن یا 9 سال کی کوئی اہمیت نہیں ہم اپنا کام مینڈیٹ پورا ہونے تک کر جائیں گے قوم احتسابی اقدامات کے نتائج ضرور دیکھے گی۔ پاکستانی قوم ہلاکت کی طرف جا رہی ہے۔ اللہ کی رحمت کے دروازے بھی بند ہو گئے۔ امراض کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ نگران حکومت کی کارکردگی اخباری بیانات تک محدود ہے۔ معراج خالد کے پوری قوم کو کرپٹ قرار دینے سے مایوسی اور حیرت ہوئی آخر ان کے بیان کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد اگر مگر کی سیاست سے باز آ جائیں۔ اے این پی جماعت اسلامی سمیت تمام جماعتوں سے مفاہمت چاہتی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ترجمان نے کہا ہے کہ الیکشن ملتوی کرنے کی کوشش ہوئی تو پنڈورا باکس کھل جائے گا۔ جمہوری عمل روکنے' انتخابی نتائج تسلیم نہ کرنے یا کسی کو انتخابات میں حصہ لینے سے روکنے جیسے مقاصد حاصل کرنے کے لئے آئین میں ترمیم کی گئی تو حالات پر قابو پانا کسی کے بس میں نہیں رہے گا۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے تمام انتخابی امیدواروں کی درخواستیں نظرثانی کے لئے مقامی پارٹی قیادت کو بھیج دیں۔ کمیٹیوں کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا۔ یہ کمیٹیاں 14 دسمبر تک سفارشات ارسال کرنے کی پابند ہیں۔ حتمی فیصلہ بے نظیر بھٹو کریں گی۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے کہا ہے کہ اقتدار میرا مقصد نہیں۔ نظام کی تبدیلی کے لئے ترقی پسند جماعتوں سے اتحاد کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے لاہور پہنچنے پر اپنے استقبال پر کہا کہ لوگوں نے مجھے وہی سپورٹ دی جو ذوالفقار علی بھٹو کو دی تھی۔

○ شہید بھٹو گروپ کے لیڈر سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا ہے کہ ہم صوبائی خود مختاری میں اضافہ چاہتے ہیں۔ پاکستان میں کوئی محفوظ نہیں۔ کسی کے بچ جانے کی وجہ یہ ہے کہ ابھی اس کی باری نہیں آئی۔

○ نگران حکومت کے مشیر برائے خزانہ مسٹر شاہد جاوید برکی نے کہا ہے کہ بنیادی ڈھانچہ تبدیل کرنے کے پروگرام پر کام ہو رہا ہے انتخابات سے پہلے ملکی معیشت کو بحال کر دیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انقلابی اقدامات کے ذریعے ملکی اقتصادی صورت حال بہتر کر لی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ نادہندگان کی فہرستیں دس دن میں قوم کے سامنے آ جائیں گی۔ رائٹر سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ معلوم نہیں الیکشن لڑنے کے خواہش مند کتنے بڑے سیاستدان بھی ڈیفالٹرز (نادہندگان) میں شامل ہوں گے۔

○ سرگودھا کے اوور ہیڈ برج سے ایک بس نیچے گر جانے سے دو افراد ہلاک اور 34 شدید زخمی ہو گئے۔ فیصل آباد سے سرگودھا جانے والی بس تیز رفتاری کے باعث پل اسلام پورہ سے 60 فٹ کی بلندی سے جنگلے توڑتی ہوئی نیچے ریلوے لائن پر آ گری۔ گجرات کے قریب بس الٹ جانے سے 5۔ افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو گئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف خاموشی توڑ دیں۔ ہمارے خلاف کچھ کہنے کو ہے تو ضرور کہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بے نظیر یا نواز شریف وزیر اعظم نہیں بن سکیں گے۔ اب یہاں وہ ہو گا جو جماعت اسلامی چاہے گی۔

○ بھارت میں کھیلی جانے والی ہاکی چیمپینز ٹرافی کے ایک میچ میں پاکستان' بھارت کو ایک گول سے ہرا کر فائنل میں پہنچ گیا۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ میں مقابلہ کرنا جانتا ہوں یقیناً جیت کر اقتدار میں آؤں گا۔

○ صدر لغاری نے کہا ہے کہ حکومت کی برطرفی کا فیصلہ میں نے کسی دباؤ پر نہیں کیا۔ احتساب مخصوص سیاستدانوں کے خلاف نہیں بلکہ ہر اس شخصیت کے خلاف ہے جس نے ملکی خزانہ لوٹا۔

○ مسلم لیگ کی اعلیٰ قیادت کے صدر مملکت اور نگران حکومت سے رابطوں کے نتیجہ میں نادہندگان کی فہرست میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ قرضوں کی ری شیڈیولنگ کا بھی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ سابقہ دور میں سیاسی انتقام کی بنیاد پر "زبردستی نادہندہ" بنائے جانے والوں کو سیاسی عمل سے باہر نہیں کیا جائے گا۔ وہ لوگ جنہوں نے قومی سرمایہ صنعت کاری کے عمل میں خرچ کیا وہ قرضوں کی ادائیگی کے لئے تیار ہیں ان کے کیسوں پر نظرثانی کی جائے گی۔

○ چیف احتساب کمشنر مسٹر جسٹس (ر) غلام مجدد مرزا نے کہا ہے کہ اب تک انہیں جو کیس ملے ہیں ان میں الزام زیادہ اور شواہد کم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احتساب اور انتخاب کا کوئی تعلق نہیں تین فروری تک جتنا ممکن ہو سکا کریں گے۔

○ پیر سولہ دسمبر کو انتخابی شیڈول کا اعلان ہوتے ہی ملک بھر میں رسمی طور پر سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ہو جائے گا۔ چیف الیکشن کمشنر 16 دسمبر کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے خطاب کے دوران الیکشن شیڈول کا آغاز کریں گے۔

○ مالی بحران ختم کرنے کے لئے بجٹ پر نظرثانی کی جا رہی ہے 30۔ ارب کے اخراجات ختم کر دیئے گئے۔ فوج کا بجٹ متاثر نہیں ہو گا۔ طویل عرصہ سے مکمل نہ ہونے والے منصوبے ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو سے اتحاد کسی صورت نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا بھٹو گروپ سے اتحاد ہو چکا ہے۔ تین فروری کے انتخابات میں بھرپور حصہ لیں گے۔

گاڑی برائے فروخت
سوزوکی کیری ڈبہ 95ء بولان ماڈل نہایت اچھی کنڈیشن میں۔ سفید رنگ۔ برائے فروخت ہے۔
رابطہ۔ الفضل ربوہ۔ فون 213029

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز۔
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: 6325511
6330334